بزمِ ثقافت

جیالے اور جواں مردِ لاہور نے دشمن کی یلغار کا ذرا بھی اثر نہیں قبول کیا۔ دشمن کی جنگی کارروائیاں زور شور سے جاری رہیں لیکن زندہ دلان لاہور کی سرگرمیوں میں کوئی فرق نہیں آیا، توپوں کے دھماکے، گولہ باری، بمباری، طیاروں کی پرواز، ٹینکوں کی گڑگڑاہٹ، شہر پہ دشمن کے بزدل ہوابازوں کی آتش ریزی، غرض کوئی چیز بھی اہل لاہور کے سکون، استقلال اور عزیمت پر اثر انداز نہیں ہوئی، کاروبار اسی بے فکری سے جاری رہا۔ ثقافتی، علمی اور سماجی سرگرمیوں میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا —— گویا ہمارے سر پہ کبھی آسماں نہ تھا!

ادارۂ ثقافت اسلامیہ کی سرگرمیاں بھی بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہیں جس یکسوئی سے تصنیف و تالیف کا کام جاری رہا، اسی یکسوئی سے طباعت اور اشاعت کے مرحلے بھی طے ہوتے رہے۔ سب سے زیادہ حیرت انگیز چیز ہمارے دیرینہ سال اور جواں ہمت، اکیڈیمک ڈائرکٹر میاں محمد شریف کی حوصلہ مندی تھی —— جس کی پیری میں ہے مانند سحر رنگ شباب!

میاں صاحب نے ایک مرد مومن کی طرح نہ صرف اپنا حوصلہ قائم رکھا بلکہ رفقائے ادارہ کی حوصلہ افزائی بھی کرتے رہے، اور جب قومی دفاعی فنڈ کا اجرا ہوا تو انہی نے رفقائے ادارہ اور متوسلین ادارہ کی طرف سے اس وقت تک اس فنڈ میں ایک معقول رقم ماہ بماہ دینے کا فیصلہ کیا، جب تک حالات حسب معمول نہ ہو جائیں، اور جنگ کی فضا امن سے

نہ بدل جائے۔

گزشتہ دو ماہ میں ادارہ کی طرف سے دو کتابیں شائع ہوئی ہیں، ایک "عقلیاتِ ابنِ تیمیہ" جو مولانا محمد حنیف کے ذوق تحقیق کا شاہکار ہے، دوسری راقم الحروف کی "تاریخِ دولت فاطمیہ"، ایک تیسری کتاب "رسم و رواج" پر رزاقی صاحب کی زیر طباعت ہے۔ انگریزی اور اردو کی کئی اور کتابیں بھی یا پریس جا چکی ہیں یا جانے والی ہیں۔

ثقافت میں مولانا محمد حنیف صاحب ندوی کے گزشتہ چند ماہ سے جو مقالات شائع ہو رہے تھے، یہ "مقالات الاسلامیین" جیسی ادق اور معرکہ آرا کتاب کا ترجمہ ہے۔ اپنے تحقیقی اور تنقیدی حواشی کے ساتھ مولانا اسے قریب قریب مکمل کر چکے ہیں۔ امید ہے چند ماہ میں یہ کتاب منظرِ عام پر آجائے گی۔

اس ترجمے کے جستہ جستہ حصص نذر قارئین ہوتے رہیں گے۔

رئیس احمد جعفری